۲...اسلامی تصوف میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش، مصنف: پروفیسر یوسف سلیم چشتی، صفحات: ۱۲۸، سائز: ۱۶=۳۶x۲۳، قیمت: ۶۰ روپے

پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم ایک وسیع المطالعہ اور جہاں دیدہ دانشور تھے، وسعتِ مطالعہ کے ساتھ گہری تنقید کی بصیرت بھی رکھتے تھے، انھوں نے مختلف علمی موضوعات پر پُر مغز مقالات لکھے، فن تصوف کے مطالعہ سے وہ اس فن کے روحانی فوائد و منافع کے معترف ہی نہیں بلکہ پرزور داعی بھی بن کر اُبھرے۔ عملاً کوچۂ تصوف کی خاک چھانی اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد رحمہ اللہ کے دامن تصوف سے وابستگی اختیار کی۔ اصابت فکر، صلابت نظر، تصوف کے وسیع مطالعہ اور پھر حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کے زیر تربیت رہنے کی وجہ سے چشتی مرحوم نے فن تصوف کے مزاج و مذاق سے صحیح معنوں میں گہری بصیرت اور واقفیت پیدا کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ عام روایت کے خلاف اس کوچہ میں چور دروازوں سے داخل والی بدعات اور خود ساختہ رسوم و تجربات کو اسلام کے مزاج تصوف سے متصادم خیال کرتے تھے، اسی خیال کے زیر اثر رہ کر انھوں نے تصوف کے اصول و مبادی اور اس کے مزاج و مذاق کو متعارف کرنے کے ساتھ درست اور غلط کے درمیان خطِ امتیاز کھینچنے کے لیے ایک معروف مجلہ میں پُر مغز اور تحقیقی مضامین لکھے، جس میں انھوں نے قوّت استدلال سے یہ ثابت کیا کہ اسلامی تصوف، قرآن و حدیث سے ماخوذ ہے اور ❶ توحید خالص ❷ تبلیغ ❸ دین ❹ اتباع شریعت ❺ خدمت خلق ❻ جہاد اس کے اجزائے ترکیبی ہیں۔

چشتی صاحب کے یہ مضامین علمی حلقوں میں دلچسپی سے پڑھے گئے۔ علم و دانش اور ادب کے حوالہ سے شہرت پانے والے بعض ایسے قدآور اشخاص جو تصوف سے متنفر تھے اور صوفیاء اسلام کے بارے میں منفی خیالات کے حامل تھے، چشتی صاحب کے اس سلسلۂ مضامین سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے، بعض بڑے قلم کاروں نے تحریری طور پر اس اعتراف کا برملا اظہار کیا کہ وہ تصوف کو واہیات سمجھتے تھے، لیکن یہ عقدہ تو ان پر چشتی صاحب کے مضامین مطالعہ میں آنے کے بعد کھلا کہ تصوف حقیقتاً قرآن و حدیث ہی سے ماخوذ ہے اور اس میں کامیابی و فلاح یابی کے غیر معمولی اسباب موجود ہیں۔ زیر نظر کتاب انہی اہم مضامین کا مجموعہ ہے۔

۳...مولانا فضل الرحمٰن کا سیاسی سفر، مؤلف: شیخ عبدالقیوم، صفحات: ۵۱۴، سائز: ۱۶=۳۶x۲۳، قیمت: ۲۰۰ روپے

جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا شمار عصر حاضر میں پاکستان کے سیاسی منظرنامے پر فکر و تدبر، شخصی وقار، اپنی ذہانت اور سنجیدگی کی وجہ سے صفِ اوّل کے منجھے ہوئے کہنہ مشق سیاستدانوں میں ہوتا ہے، وہ دیگر سیاستدانوں کے مقابلہ میں ملکی احوال کے ساتھ عالمی سیاسیات پر غیر معمولی گہری نظر رکھتے ہیں، مولانا فضل الرحمٰن صاحب بنیادی طور پر عملیت پسند ہیں، ان کی رائے میں صلابت اور پختگی ہوتی ہے، اپنا موقف مضبوط دلائل اور زمینی حقائق کی روشنی ایسے متین لفظوں میں بیان کرتے ہیں کہ مخالف بھی ان کی فصاحت اور قوت استدلال سے محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایک قائد اور سیاسی لیڈر کی حیثیت سے ملک کے عوام اور بالخصوص دینی مدارس کے حوالہ سے ان کی خدمات اور کوششوں سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ زیر نظر کتاب میں شیخ عبدالقیوم نے ان کی سیاسی خدمات اور تنظیمی سرگرمیوں کی روداد، زمانی ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے قلم بند کی ہے گویہ کتاب مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے سیاسی سفر کی تفصیل جاننے والوں کے لیے ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ کتاب کے نام سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے سیاسی سفر کے نقطۂ آغاز سے اب تک کے حالات کا احاطہ کیا گیا ہوگا، حالانکہ کتاب میں ۱۹۹۹ء کے بعد کے سیاسی احوال کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مؤلف موصوف نے اس اہم بات کی وضاحت نہیں کی ہے جو جہاں ایک طرف تحقیق و دیانت کے منافی ہے، وہاں دوسری طرف اس سے کتاب کی جامعیت بھی متاثر ہوگئی ہے۔ کتاب کے ٹائٹل اور بیک ٹائٹل پر بالترتیب مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور مرتب کی تصویر ہے، ایک دینی جماعت سے وابستہ ہوتے ہوئے بھی مؤلف کی طرف سے اس کا ارتکاب قابل افسوس ہے۔ ☆☆☆